وفیات

مولانا حافظ محمد یوسف

ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

پیکر علم وعمل، علماے حق کی تابندہ روایات کے امین شیخ المفسرین والمحدثین حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ طویل علالت کے بعد ۶ / اپریل ۲۰۰۸ء بروز اتوار صبح تقریباً ساڑھے نو بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات سے امت مسلمہ ایک نکتہ رس مفسر، عظیم محدث، مایہ ناز محقق ومولف، اسلامی علوم وفنون کے ممتاز مدرس اور علوم ومعارف ولی اللہی کے محقق ومدون سے محروم ہوگئی ہے۔ آپ کی وفات ملک بھر کے تمام علمی، دینی، تحریکی حلقوں کے لیے سانحہ عظیم ہے۔ بہرحال دار فانی سے دار بقا کی طرف ہر ذی روح کا انتقال ایک طے شدہ حقیقت ہے۔ خداوند قدوس آپ کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ عالیہ میں اپنی شان کے مطابق قبول فرمائے اور آپ کی بشری لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ ضلع مانسہرہ کی ایک غیر معروف بستی چیڑاں ڈھکی داخلی کڑمنگ بالا میں ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے درس نظامی کی اکثر تعلیم رئیس المدرسین حضرت مولانا عبدالقدیر کیمل پوریؒ کی زیر نگرانی مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ میں حاصل کی اور پھر ۱۹۴۱ء میں عظیم بین الاقوامی دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی۔ آپ کے استاد محترم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے آپ کی علمی لیاقت پر اعتماد کرتے ہوئے آپ کو اپنی طرف سے دارالعلوم کی سند کے علاوہ بھی خصوصی سند عطا فرمائی۔ ۱۹۵۲ء میں انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر توکل کرتے ہوئے گوجرانوالہ میں ایک دینی درسگاہ مدرسہ نصرت العلوم کی بنیاد رکھی اور پھر شباب سے شیب تک کا زمانہ اسی مرکز حق میں تدریس کرتے ہوئے صرف کیا۔ آپ اپنے زمانہ تدریس میں دینی علوم وفنون کی تمام کتابیں پڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر فن میں کمال عطا فرمایا تھا، لیکن علم تفسیر اور علم حدیث میں آپ کو ایک امتیازی شان حاصل تھی۔ آپ نے صحاح ستہ میں شامل احادیث کی تمام کتب، بالخصوص بخاری شریف اور مسلم شریف کئی مرتبہ پڑھائیں۔ آپ کو شاہ ولی اللہؒ کے علوم ومعارف سے بھی ایک خصوصی شغف وتعلق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کی شہرۂ آفاق تصنیف حجۃ اللہ البالغہ مسلسل پینتیس سال پڑھاتے رہے۔

آپ مجموعی طور پر تقریباً پچاس برس مسند تدریس پر رونق افروز رہے اور ہزاروں تشنگان علم نے اس چشمہ علم سے اپنی پیاس بجھائی۔ آج آپ کے تلامذہ جنوبی ایشیا تمام ممالک میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ نے تصنیفی میدان میں بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے دروس پر مشتمل

اردو زبان میں برصغیر کی سب سے ضخیم تفسیر معالم الفرقان فی دروس القرآن بیس جلدوں میں منظر عام پر آچکی ہے اور علمی حلقوں میں اس کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ قرآنی علوم ومعارف اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے شغف کا یہ عالم تھا کہ تقریباً نصف صدی تک آپ باقاعدگی سے ہفتہ میں چار دن بعد از نماز فجر قرآن حکیم کا اور تین دن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درس ارشاد فرماتے رہے۔ بے شمار بندگان خدا کو اس مبارک سلسلہ سے فائدہ ہوا۔ اس کے علاوہ آپ زندگی بھر امت مسلمہ کے اجتماعی معاملات میں بھی ہمیشہ ایک متحرک کردار ادا کرتے رہے۔ گو آپ کا ذوق ومزاج سیاسی نہ تھا، لیکن جب کبھی ضرورت پیش آئی اور حالات نے پکارا تو آپ نے اپنے شیخ طریقت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مصائب وآلام کی پروا کیے بغیر جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر پوری تن دہی سے اس میدان میں بھی بھرپور حصہ لیا اور قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ پاکستان میں اسلامی قانون سازی کی جدوجہد، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ، تحریک جامع مسجد نور گوجرانوالہ میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے اپنے روشن کردار سے بعد میں آنے والوں کو یہ مثالی درس دیا کہ 'جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی'۔

اس کے علاوہ دنیا بھر کی تمام دینی تحریکات کی بھرپور حمایت کرتے رہے۔ تقویٰ وپرہیزگاری، خلوص وایثار، محبت ومودت میں آپ اپنے اکابر کی تابندہ روایات کے مظہر تھے۔ آپ انتہائی منکسر المزاج، خوش اخلاق اور خندہ جبیں تھے۔ کم گوئی آپ کا خاص وصف تھا۔ بقدر ضرورت تکلم فرماتے، ورنہ خاموش رہتے۔ زیر تدریس طلبہ کے ساتھ تو آپ کا تعلق ایک مشفق باپ کا سا تھا۔ عصر کی نماز کے بعد مدرسہ کے دار الاقامۃ کے برآمدے میں چارپائی پر بیٹھ جاتے اور طلبہ آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے۔ طلبہ سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے اور گاہے گاہے ان سے خوش طبعی کرتے اور طلبہ میں یوں گھل مل جاتے کہ کوئی بھی طالب علم بلا جھجک آپ سے اپنے ذوق کا سوال کر سکتا تھا۔ آپ کبھی کسی طالب کے سوال سے ناراض نہ ہوتے بلکہ خندہ پیشانی اور خوش روئی سے اس کا جواب مرحمت فرماتے۔

راقم اکثر آپ سے اکابر اہل علم کے متعلق مختلف سوال پوچھتا تو آپ ہمیشہ نرمی اور شفقت سے جواب دیتے۔ ایک مرتبہ راقم نے آپ سے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی وجہ دریافت کی تو فرمانے لگے کہ عزیز! حضرت مدنیؒ میدان تصوف کے ہی شاہسوار نہ تھے بلکہ میدان جہاد کے بھی عظیم شاہسوار تھے، اسی لیے میں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ آپ نے عامۃ الناس کی دینی راہنمائی کے لیے ایک جریدہ ماہنامہ نصرت العلوم کا بھی اجرا کیا جس کی اشاعت کا سلسلہ بحمد اللہ تعالیٰ اب بھی خوش اسلوبی سے جاری ہے۔ آپ تو اپنا فرض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخوبی نبھا چکے۔ اب یہ ذمہ داری آپ کے تمام متعلقین وتلامذہ کے کندھوں پر آ پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

آپ کی حیات طیبہ اور مساعی جمیلہ کے ہر گوشہ کو محفوظ کرنا اور انہیں آئندہ نسلوں تک پہنچانا بے حد ضروری ہے تاکہ آنے والی نسلیں نہ صرف آپ کے روشن کردار سے واقف ہو سکیں، بلکہ اس پر عمل کرتے ہوئے دارین کی سرخروئی بھی حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ استاد محترم کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے اور آپ کے علمی فیض کو عام اور تام فرمائے اور آپ کے علمی جانشین استاذ محترم حضرت مولانا حاجی محمد فیاض خان سواتی کو یہ ہمت اور توفیق عطا فرمائیں کہ وہ اپنے عظیم والد کے عظیم علمی ورثہ کو آنے والی نسلوں تک بخوبی منتقل کر سکیں۔ آمین یا رب العالمین۔